سوال

(323)ناجائزوصیت کالعدم ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے والد نے اپنی جائیداد ہمارے بڑے بھائی کو دینے کی وصیت کی ہے جبکہ ہماری بہنیں بھی موجود ہیں، اب وہ فوت ہوچکے ہیں، کیا اس پر عمل کیا جائے گا یا شرعی ضابطہ کے مطابق اسے تقسیم کرنا ہوگا، پسماندگان میں سے ہم دو بھائی اور چار بہنیں ہیں، ہماری والدہ پہلے ہی وفات پا چکی ہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہماری الجھن دور کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وصیت کا ایک ضابطہ ہے کہ جو شرعی طور پر کسی کا وارث ہے اس کے متعلق وصیت ناجائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، اس لیے وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے۔''[1] اس حدیث کی بنا پر باپ کی ایک بیٹے کے نام وصیت باطل ہے لہٰذا اس کا نفاذ جائز نہیں ہے، اگر دیگر ورثا اس وصیت پر اپنی رضا مندی کا اظہار کر دیں توچنداں حرج نہیں، اگر وہ اس پر راضی نہ ہوں تو شرعی ضابطہ کے مطابق متوفی کی جائیداد تقسیم کی جائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اولاد میں وراثت کا اصول بایں الفاظ بیان کیا ہے: ''اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔''[2]

اس آیت کریمہ کے پیش نظر اگر میت کے ذمے قرض ہے تو اسے اتارا جائے پھر تقسیم کے لیے اس جائیداد کے آٹھ حصے بنالیے جائیں، دو دو حصے فی بیٹا اور ایک ایک فی بیٹی کو دے دیا جائے۔ ہم اس مناسبت سے والدین کو نصیحت کرتے ہیں کہ جائیداد کے سلسلہ میں کوئی ایسی وصیت نہ کریں جو ظلم وزیادتی پر مبنی ہو۔ کیونکہ دنیا کا مال ومتاع قیامت کے دن کام نہیں آئے گا۔ اور نہ ہی اولاد کچھ نفع دے سکے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اس دن مال واولاد کچھ کام نہ آئے گی۔''[3] اس لیے وصیت کے سلسلہ میں اللہ سے ڈرتے ہوئے اسے سر انجام دیا جائے، اگر کوئی ناجائز وصیت کر گیا تو اسے نافذ نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ پسماندگان پر اس کی اصلاح ضروری ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو شخص وصیت کرنے والے کی طرف سے طرفداری یا زیادتی کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کی اصلاح کر دے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔''[4] صورت مسئلہ میں وصیت کالعدم ہے اور ورثا کو چاہیے کہ وہ متوفی کی جائیداد کو ضابطہ شرعی کے مطابق تقسیم کریں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابوداؤد: ۲۸۷۰۔

[2] النساء: ۱۱۔

[3]الشعرا:۸۸۔

[4]البقرۃ:۱۸۲۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:293

محدث فتویٰ